336

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم پنجشنبہ

نمبر ۲۸۵	سنہ ۱۹۴۵ء ۶ دسمبر	سنہ ۱۳۶۴ھ ۳۰ ذوالحجہ	۱۳۲۴ھش ۶ ماہ فتح	جلد ۳۳

بخدمت جناب ۔۔۔ ۹۵۵ ۔۔۔ Gurdaspur.

GURDASPUR

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے گھٹنے کے درد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کمی ہے۔ اور بخار بھی اتر گیا ہے۔ لیکن ناتوانی کی کمزوری تا حال زیادہ ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

۔ آج ۲½ بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے جناب سول سرجن صاحب گورداسپور نور ہسپتال کے نو تعمیر شدہ زنانہ حصہ کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال کی معیت میں معائنہ کرنے کے بعد پونے تین بجے کی گاڑی سے واپس چلے گئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

چندہ تحریک جدید کے متعلق فنانشل سیکرٹری صاحب کے سوال پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

پرسوں سے پہلے دن ایک دوست نے اور کل بھی ایک دوست نے اس بات پر زور دیا۔ کہ گیارھویں سال کے اعلان پر حضور کا ارشاد ہے کہ بارھویں سال میں آٹھویں اور تیرھویں سال میں ساتویں سال علیٰ ھذا القیاس ہر سال کمی کرکے انیسویں سال میں پہلے سال کے برابر دیا جائے۔ میں نے کہا۔ کہ حضور کے خطبہ بارھویں سال میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں۔ کہ بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر دیا جائے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ گیارھویں سال پر اضافہ کیا جائے۔ اور خود حضور کا نمونہ بھی یہی ہے۔ پس اس بارھویں سال میں حضور کے اس خطبہ کے مطابق گیارھویں سال میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ نہ کہ آٹھویں سال کے برابر دے کر کمی۔ جبکہ سلسلہ کی ضرورت دن بدن زیادہ سے زیادہ ہو رہی ہے تو کمی کا سوال نہیں رہتا۔ اور کہ حضور کا آٹھویں سال کے برابر دینے کا حکم اس سال کے لئے ہی تھا۔ اس سال میں یہ حکم نہیں ہے۔ بلکہ گیارھویں سال پر کم سے کم اضافہ کا سوال ہے۔ انہوں نے اصرار کیا۔ اور کہا کہ حضور کا وہ ارشاد گیارھویں سال والا قائم ہے۔ میں اسی پر دونگا۔ آخر وہ اتنا ہی وعدہ کر گئے۔ حضور کی خدمت میں ہدایت کے لئے یہ عریضہ پیش ہے۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید ۱۲/۴۵

اس کے جواب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رقم فرمایا:۔

مَیں نے جو گیارھویں سال کے اعلان کے وقت کہا تھا حالات سے ناواقفی کی وجہ سے کہا تھا۔ اس کے بعد عملاً اخراجات اس سے بہت زیادہ ثابت ہوئے۔ جو مَیں نے سمجھے تھے۔ اس لئے بارھویں سال کے اعلان کے وقت مَیں نے اس نرمی کا ذکر نہیں کیا۔ جو ہر سال چندہ گھٹانے کے متعلق گیارھویں سال میں دی گئی تھی۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ نرمی قائم ہے۔ اس لئے کہ میرے مونہہ سے نکل چکی ہے۔ مَیں اپنے مونہہ سے کہی ہوئی بات کو واپس نہیں لے سکتا۔ باقی رہا یہ سوال کہ پھر دین کا کام کس طرح چلیگا۔ سو مَیں اپنے رب سے کہونگا۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو پھیرے اور انہیں زیادہ چندہ لکھوانے کی توفیق دے۔ میرا زور اپنے رب پر ہے لوگوں پر نہیں۔ اور اگر میری شامت اعمال کی وجہ سے میرے رب نے بھی میری بات پوری طرح نہ سنی۔ تو میرا فرض ہے۔ کہ اس کے کام کو پورا کروں۔ خواہ اپنی جائداد بیچ کر۔ بلکہ خواہ مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ فروخت کرنی پڑے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مجھے اپنی قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ اور بندوں کے آگے دستِ سوال پھیلانے سے بچائے۔ سوائے ان کے جو خود مخلص ہوں۔ اور خود ہی اپنی قربانی خدا تعالیٰ کے لئے پیش کر رہے ہوں ؛

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و درازی عمر کیلئے دعائیں اور صدقات

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے احباب جماعت انفرادی طور پر اور مجموعی رنگ میں حضور کی کامل صحت کے لئے صدقات۔ اور دعاؤں میں لگے ہوتے ہیں۔ چنانچہ عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کپورتھلہ لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے مجموعی دعا نہایت بیقراری اور اضطراری رنگ میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے کی اور ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔

(۲) چوہدری اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ لکھتے ہیں بروز جمعہ احباب جماعت نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا، اور پچاس روپے احباب جماعت کی طرف سے ناظر صاحب ضیافت قادیان کی خدمت میں صدقہ کرنے کے لئے ارسال کئے گئے۔

(۳) محترمہ آمنہ صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ شیخ پور لکھتی ہیں۔ ممبرات لجنہ نے ایک بکرا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے بطور صدقہ دیا۔

(۴) مولوی غلام علی صاحب اٹھوال سے لکھتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کاملہ کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا اور مجموعی طور پر بھی دعا کی۔

قربانی کے میدان میں اپنے آپ کو تھکا ہوا پانے والے غور سے پڑھیں

فرمایا "جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا کسی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں فرمایا۔ اور اس کی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اچھا بیج بویا جائے۔ اور وہ اچھا پھل نہ لائے۔ اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے۔ جو اس کے قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کرلے گیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے حضور بہت توبہ استغفار کرنا چاہیئے۔ اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں تا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق بخشے۔"

ہر وہ شخص جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے سے اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے۔ اسے حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر اس پر عمل کرنا چاہیئے اور انہیں تحریک جدید کے بارھویں سال میں نمایاں اضافہ سے وعدہ کرنا چاہیئے۔ اور وہ جو دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہونے والے ہیں۔ وہ بھی شرح صدر سے قربانی کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ضروری عرض

تمام احباب جماعت سے ضروری عرض ہے کہ وہ ہر ماہ چندہ دیتے وقت نشر و اشاعت کے لئے کچھ چندہ ضرور دیں۔ اس امداد سے ہم نہایت موثر تبلیغی لٹریچر بہترین لکھائی چھپائی کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع کرینگے۔ مجھے احباب جماعت سے قوی امید ہے کہ وہ تبلیغی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس چندہ کی ادائیگی میں تامل نہ کرینگے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو توفیق عطا کرے۔ آمین

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سکندرآباد میں کامیاب جلسہ سیرت النبیؐ

سکندرآباد دکن ۴ دسمبر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی گزشتہ اٹھارہ سالہ روایات کے مطابق امسال بھی احمدیہ جوبلی ہال میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر نے صدارت فرمائی۔ مسٹر برجور جی ریٹائرڈ گورنمنٹ انجینیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اور آپ کی پاکیزہ تعلیمات کے متعلق نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ سلسلہ۔ مولوی عبد القادر صاحب صدیقی اور مولوی عبد الصمد صاحب مولوی فاضل نے نہایت عالمانہ تقاریر فرمائیں۔ بالآخر صدر جلسہ نے اپنے خیالات کا اظہار نہایت عمدگی سے کیا۔ جس سے تمام سامعین بہت متاثر ہوئے ہال معزز مسلم و غیر مسلم حاضرین سے پر تھا۔

خواتین نے بھی جلسہ سیرت النبی علیحدہ کیا۔ جس کی صدارت محترمہ بیگم صاحبہ ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے فرمائی۔ بہت سی خواتین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ ہر دو جلسے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

زکوٰۃ چندہ کالج اور چندہ منارۃ المسیح ہال بھیجنے والوں کے لئے ضروری اعلان

چونکہ دفتر بیت المال میں صاحب نصاب اصحاب کے اسم وار کھاتے زیر قاعدہ ۲۳۰ و ۲۱۶ قواعد صدر انجمن احمدیہ کھلے ہوئے ہیں اور ایسا ہی چندہ تعلیم الاسلام کالج یا منارۃ المسیح ہال کے متعلق بھی جماعتوار وعدوں کے علاوہ کئی اصحاب کی طرف سے انفرادی وعدے براہ راست دفتر بیت المال میں موصول ہو جاتے ہیں جن کا جداگانہ حساب رکھنے کے واسطے رجسٹر کھاتہ میں ان کا علیحدہ اندراج کیا جاتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ ان مدات کے چندہ کے متعلق بھی معطی احباب کی رقوم کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا میں موصول ہوتی رہے۔ تاکہ ان کے کھاتوں میں صحت کے ساتھ اس کا اندراج کیا جائے۔ لہذا جماعت کے عہدہ داران مال اور دیگر احباب کو بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ براہ مہربانی دفتر محاسب میں چندہ ارسال کرتے وقت ان مدات مذکورہ کے چندہ دہندگان کے نام اور رقم کی تفصیل بھی تحریر کیا کریں اور ایک نقل اطلاعاً دفتر بیت المال میں بھی بھیجد یا کریں۔

(ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے گذارش

احباب کو چاہیئے کہ روانگی کے سٹیشن سے قادیان تک کا ٹکٹ حاصل کرنے پر اصرار کیا جائے۔ کیونکہ ان دنوں میں مسافروں کی کثرت کی وجہ سے امرتسر یا بٹالہ جنکشن قادیان کے لئے ٹکٹ خریدنا از حد مشکل ہوگا ان دنوں گاڑیوں میں بھیڑ بھیڑ کی وجہ سے رستہ میں بہت سا سامان گم ہو جاتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ احباب روانگی سے قبل اپنے سامان پر اپنے نام اور مکمل پتہ کے لیبل چسپاں کر دیں۔ تاکہ سامان گم ہونے کا احتمال کم ہو جائے اور گم ہونے پر سامان آسانی سے مل جائے۔

قادیان میں ان دنوں شدید سردی ہوگی۔ اس لئے جاری بستر ہمراہ لانے کی ضرورت ہوگی۔

خاکسار محبوب عالم خالد ایم بے ناظم استقبال جلسہ سالانہ

درخواست دعا

اخویم سید محمد یوسف جو ہانگ کانگ پولیس میں ملازم تھے جنگ شروع ہونے پر بحیثیت جنگی قیدی ٹوکیو بھیج دیئے گئے۔ اب جنگ کا اختتام ہو چکا ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں واپس اپنے وطن لائے۔ عاجز سید عبد الرفیق از عاوا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah
337

روح اور مادہ کے ازلی ہونے کے متعلق سوالات اور ان کے جواب

اخبار"آریہ گزٹ" کے ایک گزشتہ پرچہ میں جیو اور مادہ کو انادی ثابت کرتے ہوئے آٹھ سوال پیش کئے گئے ہیں۔ مگر یہ کوئی نئے سوال نہیں ہیں۔ بلکہ وہی ہیں جو آریہ مناظروں میں عموماً پیش کیا کرتے ہیں۔

پہلا سوال یہ ہے۔ کہ اگر خدا مالک قدیم ہے۔ تو اس سرشٹی کی اتپتی (پیدائش) سے پہلے وہ کس چیز کا مالک تھا۔ کیونکہ مالک بغیر مملوک کے نہیں ہو سکتا۔

دراصل خدا تعالےٰ کی صفات پر ایمان کامل نہ ہونے کے نتیجہ میں ایسے اوہام پیدا ہوتے ہیں۔ کیسا لغو عقیدہ ہے۔ کہ خدا کو مالک قدیم ثابت کرنے کے لئے جیو اور مادہ کو اس کی صفت ازلیت میں شریک ٹھہرا دیا جائے۔ سرشٹی رچانے کے لئے ایشور کو جیو اور مادہ کا محتاج بنایا جائے۔ یہ ہر دو چیزیں ایشور کی طرح قدیم۔ ایشور ان کا محتاج۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ کہ ایشور اُپم ہے۔ اور سرو شکتیمان ہے۔ اگر جیو اور مادہ ایشور کی طرح انادی ہیں۔ تو وہ اس کی صفت ازلیت میں اس کے شریک ٹھہرے۔ لہٰذا وہ اُپم نہ رہا۔ اگر جیو اور مادہ کو ایشور پیدا نہیں کر سکتا ان کے بغیر کوئی اور چیز بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ ان کو فنا نہیں کر سکتا۔ ان کی کسی صفت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ تو وہ سرو شکتیمان کیسے ہوا اگر جیو اور مادہ کو ایشور نے پیدا نہیں کیا۔ تو ان پر اس کا قبضہ کس استحقاق سے ہے؟ کوئی کسی چیز پر چار وجوہ سے اپنا قبضہ جما سکتا ہے (۱) وہ چیز اسے ورثہ میں ملی ہو۔ (۲) کسی دوسرے کی طرف سے بطور تحفہ ملی ہو (۳) خود خریدی ہو (۴) یا پھر خود بنائی ہو۔ ایشور کا قبضہ جیو اور مادہ پر ان میں سے کس طرح کا ہے۔

غرض جیو اور مادہ کو ایشور کی طرح ازلی اور ابدی ماننے سے کئی اعتراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کا آریوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ آریہ دوست کہا کرتے ہیں۔ چونکہ ایشور قدیم سے مالک ہے۔ اور مالک بغیر مملوک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ جیو اور مادہ ازلی ہیں اور ایشور کی ملکیت۔ واقعی یہ ایسی ہی بات ہے جیسے زید کے گھر میں کھانا پکا ہوا دیکھ کر کوئی شخص کہہ دے۔ کہ یہ پچاس سال کا پکا ہوا ہے۔ دلیل پوچھنے پر کہے کہ چونکہ زید پچاس سال کھانا کھاتا رہا ہے۔ اس لئے یہ کھانا بھی پچاس سال کا ہی پکا ہوا ہے۔ حالانکہ صاف بات ہے کہ بے شک زید پچاس سال سے کھانا کھاتا چلا آرہا ہے۔ مگر وہ ہر روز نیا کھانا تیار کرا کر کھاتا ہے۔

اسلام کا قادر مطلق خدا قدیم سے خالق ہے۔ اور قدیم سے مالک۔ وہ جس وقت چاہے عدم محض سے عالم وجود میں کوئی چیز لے آئے۔ یہی تو خدائی ہے۔ وہ خلق کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے۔ اس کی صفت خلق ازلی ہے۔ مگر کوئی خلق ازلی نہیں۔ وہ اپنے کاموں میں کسی کا محتاج نہیں۔ وہ سچ مچ ہی اُپم اور سرو شکتیمان ہے یہ کہنا کہ وہ کب سے خالق ہے۔ ہم اس کی صفت کا احاطہ نہیں کر سکتے

لا یحیطون بشیٔ من علمہٖ

دوسرے اعتراض میں نیست سے ہست ہونے کا ثبوت مانگا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایسی کوئی مثال دنیا میں ہمیں نظر نہیں آتی۔ جو نیست سے ہست ہوئی ہو۔ اول تو یہ بات کہ جو چیز مشاہدہ میں نہ آئے۔ اس کی ہستی سے انکار کرنا درست نہیں۔ آریہ دوستوں نے پرلے کو کبھی نہیں دیکھا۔ مگر اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ نئی سرشٹی اتپتی نہیں دیکھی۔ مگر اسے مانتے ہیں (۲) پنڈت دیانند صاحب نے بھی لکھا ہے۔ کہ بے ماں باپ پیدائش ایسی ناممکن بات ہے سروپا راگ یعنی بے ہوش شخصوں کی بڑ جیسی ہے۔ دستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۵ سنہ ۱۹۳۰ء) مگر پنڈت جی خود ہی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پیدائش کے شروع میں پرماتما نے چار رشیوں کو پیدا کیا (صفحہ ۳۰۸) سرشٹی کے ابتدا میں کئی لوگوں کو جوانی کی عمر میں پیدا کیا گیا۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۶ / ۱۹۳۰) کیا وہی پنڈت صاحب جو نیست سے ہست نہ ہونے کی پشتی میں فرما چکے تھے۔ کہ یہ ایسی ہی جہالت ہے۔ جیسے کوئی کہے بے ماں باپ بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں بیان فرما رہے کہ ابتدا سرشٹی میں انیک لوگ جوانی کی عمر میں پیدا کئے گئے تھے۔ کیا یہ نیست سے ہست ہونے کا ثبوت نہیں؟

آریہ کہتے ہیں۔ دنیا میں کسی چیز کو کسی مادہ سے ہی بنتا دیکھا جاتا ہے۔ جیسے کمہار مٹی سے گھڑا بناتا ہے۔ بڑھئی لکڑی سے میز وغیرہ بناتا ہے۔ گویا معلول کے لئے علت کا ہونا ضروری ہے۔ بے شک دنیا میں یہی اصول کام کرتا ہے۔ کیونکہ ہماری طاقت محدود۔ ہمارا علم محدود۔ ہمارا تجربہ محدود۔ ہم دوسرے کی مدد کے محتاج ہیں۔ سننے کے لئے کانوں کے۔ کان پھر ہوا اپتھر بجلی وغیرہ کے۔ دیکھنے کے لئے آنکھوں کے محتاج ہیں۔ آنکھیں پھر روشنی کی محتاج ہیں غرضکہ دنیا کا یہ

Interdependent

سلسلہ کارخانۂ عالم کہلاتا ہے۔ کیا یہ اصول ایشور پر بھی چسپاں کر سکتے ہیں؟ کیا وہ نہیں سنتا؟ مگر کیا وہ سننے کے لئے کانوں کا محتاج ہے؟ کیا وہ دیکھتا اور بولتا نہیں؟ کیا وہ آنکھ زبان کا محتاج ہے؟ یقیناً وہ سنتا ہے مگر بغیر کانوں کے وہ دیکھتا بھی ہے بولتا بھی ہے۔ مگر بغیر آنکھوں کے اور بغیر زبان کے۔ وہ ہم انسانوں کی طرح مادی اعضا کا محتاج نہیں۔

शुद्ध भगवादि स्म
धनमनलवाधि
तस्य कार्यं
करणं समर्थं
यस्य सर्वं
विद्यमानत्वात्

یعنی وہ (ایشور) مکھ۔ پران آدی۔ سادھنوں کے بغیر بھی مکھ اور پران آدی کے کام کرنے کا اننت سامرتھ رکھتا ہے (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۶)

پس ہم تو بغیر کان زبان۔ سن دیکھ اور بول نہیں سکتے۔ مگر ایشور بغیر کان۔ آنکھ۔ اور زبان کے سن دیکھ اور بول سکتا ہے اسی طرح ہم کسی چیز کے بغیر کوئی دوسری چیز نہیں بنا سکتے۔ مگر ایشور بغیر کسی علت مادی کے دوسری چیز بنا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سرو شکتیمان ہے۔ وہ ہر گھڑی ہر لمحہ اپنی صفت خلق کے ماتحت نیست سے ہست اور ہست سے نیست کر سکتا ہے۔

نیست سے ہست ہونے کی اس سے واضح حقیقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو چیز انسانی علم و تجربہ میں ابھی نہیں آئی وہ نیست ہے۔ اور جو تجربہ میں آکر ظاہر ہو چکی وہ ہست ہے۔ جیو اور مادہ کو قدیم ماننا قیاس ہی تو ہے۔ (قیاس بھی ایسا جسے عقل سلیم دھکے دیتی ہے) ورنہ کونسا علم و تجربہ اس پر شاہد ہے۔ کہ یہی جیو اور یہی مادہ ازل سے خدا کے ساتھ ساتھ آرہے ہیں۔

تیسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ ایشور سرو دیاپک ہے اور تھا۔ جب سنسار کی کوئی چیز نہیں تھی۔ تو ایشور کس میں دیاپک تھا۔ نیستی کہاں تھی۔ خدا کے اندر یا باہر وغیرہ۔

اسلامی تعلیم میں یہ کہیں بھی ذکر نہیں۔ کہ کبھی کوئی ایسا وقت بھی تھا۔ جبکہ اس کی صفت خلق معطل تھی۔ اس کی صفت خلق ازلی ہے۔ جب سے وہ خالق ہے۔ اسی وقت سے یہ سلسلہ خلق چلا آرہا ہے۔ اور اسی وقت سے وہ اپنی مخلوق میں دیاپک ہو رہا ہے۔ نیستی کے اندر یا باہر رہنے کا سوال ہی نہیں۔ ہاں آریہ دھرم کی تعلیم کے مطابق پرمیشور پرلے کے بعد ہر ارب ۳۲ کروڑ برس تک آرام کرتا ہے۔ گویا اتنا عرصہ اس کی تمام صفات معطل رہتی ہیں؟

اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ عالم کارن اور کاریہ کا نتیجہ ہے۔ بلکہ یہ محض خدا کی صفت خلق کا ظہور ہے۔ مسلمان جیو اور پرکرتی کو ازلی ابدی نہیں مانتے۔ نہ ان کی جڑتا یا الپگیتہ وغیرہ گنوں کے قائل ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پانچواں اعتراض یہ ہے کہ کیا خدا نے روحوں کو نیک۔ بد یا ملی جلی پیدا کیا تھا۔ اگر نہیں تو بدی کہاں سے آئی۔

اسلامی تعلیم اس بارے میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی بار روحوں کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ وہ جب چاہے اور جو چاہے اپنی مرضی سے پیدا کرتا ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون۔ پیدائش کے لئے روح پاک ہوتی ہے۔ ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور جسم اختیار کرنے کے بعد نیکی بدی میں وہ فعل مختار ہوتی ہے۔

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ بلا وجہ خدا نے کسی کو گھوڑا گدھا وغیرہ کیوں بنا دیا۔ یہ بے انصافی ہے۔

دراصل یہ اعتراض ان پر پڑتا ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ گذشتہ جنم کے نیک اور بد اعمال کے نتیجہ میں دوبارہ چرند پرند کی جون میں جانا پڑتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے باقی اشیاء ذی روح یا غیر ذی روح انسان [illegible] گھوڑے گدھے ذوالعقول [illegible] نہیں۔ جو انسانا [illegible] کے آنسو بہاتے ہوں کہ ہائے افسوس ہمیں گھوڑے۔ گدھے کیوں بنا دیا۔ یہ وہم ان کے دماغوں میں ہی آسکتا ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے مرے ہوئے بزرگ پھر کسی جون میں اس جہان میں پھر رہے ہیں۔ مسلمان ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام وفضل سمجھ کر ان سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خاکسار عبدالواحد واقف زندگی۔

فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں چند کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کے خواہشمند احباب کے لئے ہم خرما وہم ثواب ہونیکا زرین موقعہ ہے۔ قادیان میں رہائش کے تمام فوائد کے علاوہ تنخواہ بھی حسب لیاقت معقول دی جائیگی۔ میٹرک پاس کو ترجیح دیجائیگی۔ اس سے کم تعلیم والوں کی درخواستوں پر بھی غور ہو سکتا ہے۔ امیدوار اپنی درخواستیں مقامی قائد مجلس یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد ارسال کر دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روس میں ذہنی غلامی کے بھیانک حالات

ایک مشہور نامہ نگار کے مشاہدات

اظہار رائے پر پابندیوں کی وجہ

روس پر جس قسم کی ذہنی غلامی مسلط کی گئی ہے۔ اس کا کچھ ذکر ایک گذشتہ اشاعت میں آچکا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہیں؟ روسی ارباب حل وعقد نے کیوں یہ پابندیاں لگائیں اور اتنا کڑا سنسرشپ قائم کر رکھا ہے۔ اظہار رائے کی اجازت کیوں نہیں؟ مسٹر پال ونٹرٹن کی رائے میں "اس زبان بندی کی وجہ روسی نظام حکومت کی نظر اشتباہ ہے جو اُسے نہایت شدت کے ساتھ غیر سوویٹ دنیا پر ہے۔ روس ساری دنیا کو شبہ اور شک کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس وقت روس کے پاس طاقت ہے۔ اور یورپ شکستہ حال! یہ بھی درست کہ اتحادی طاقتوں نے روس کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ مگر روس پھر بھی شکی مزاج ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ روسی نظام نے ہر چیز کو جو معمولی اہمیت بھی رکھتی ہے بیرونی زائرین سے مخفی رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔"

بیرونی دنیا کے متعلق روسیوں کا عدم علم

مسٹر ونٹرٹن کہتے ہیں "صرف بیرونی زائرین کو ہی نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ خود روسی لوگوں کو بھی بیرونی دنیا سے تاریکی میں رکھا جاتا ہے۔ سوویٹ نظام نہ صرف روسی رعایا کو اس امر سے ہی باز رکھتا ہے کہ وہ بیرونی دنیا کے متعلق کچھ علم حاصل کریں بلکہ اس سے بھی کہ وہ روس کے متعلق باہر والوں کو کچھ بتائیں۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد روسی لیڈروں نے روسیوں کو مجتمع کرنے اور اُن کے اندر وطنی جذبہ کے بڑھانے کے لئے بہت سی باتیں سوویٹ نظام اور اُس کے بیرونی دنیا سے تعلقات کے متعلق ایسی سکھائیں جو قطعاً غیر معقول اور غلط تھیں۔ ان کو یہ بتایا گیا کہ ان کا ملک دوسرے ممالک سے زیادہ خوشحال۔ زیادہ خوش قسمت اور سرمایہ دار ممالک سے ہر طور بہتر ہے۔ چونکہ روسی حلقہ معلومات بہت تنگ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے روسیوں کو ان باتوں پر یقین آجانا ایک طبعی امر تھا۔ وہ تو یہی سمجھتے تھے کہ ان غیر اشتراکی ممالک میں اگر کچھ تھا تو مفلسی۔ غریبی اور کلفت وصعوبت کی زندگی وبس! اور کوئی آرام کی زندگی بسر کرنے والے تھے تو گنتی کے چند سرمایہ دار! یہ تصویر بہت ہی مبالغہ کے ساتھ اور بہت کچھ فسخ وحذف کے ساتھ روسیوں کے سامنے پیش کی گئی۔ انگلستان میں خوبیاں بھی ہیں اور نقائص بھی لیکن اگر کوئی متوسط درجہ کی معلومات کا روسی انگلستان کو دیکھے تو روسی حکومت کے دیئے ہوئے علم کی وجہ سے اسکی آنکھیں چُندھیا جائینگی۔ اب بات صاف ہے۔ اگر ان کو غیر ملکیوں سے ملنے کی اجازت دے دی جاتے تو اُن کو حقیقت معلوم ہو جاتی جو پہلے پروپیگنڈے کے بالکل خلاف ہوگی۔"

جمہوریت یا کریملن کی آمریت

"روسی معاملات کے متعلق بیرونی دنیا کی خواہش علم کو بھی دشمنی تصور کیا جاتا ہے۔ اندرونی معاملات کا حال یہ ہے کہ اگرچہ روس کے اندر بہت سے صوبے نام نہاد طور پر آزاد ہیں۔ اور اُن کے اندر ان کا اپنا دستور حکومت ہے مگر مسٹر ونٹرٹن کی رائے میں "وہ تمام علاقے مجبور ہیں کہ تمام اہم معاملات میں کریملن (مرکزی ادارہ) کی خواہش کی کامل تعمیل کریں۔" (سٹیٹسمین ۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء)

غیر جانبدارانہ رائے

روس کے اندرون خانہ کی یہ ایک نہایت بھیانک تصویر ہے جو ایک ایسے شخص نے پیش کی ہے جسے رُوس میں تین سال تک رہنے کا موقع ملا اور اُن تمام پابندیوں اور سختیوں میں سے خود گذرا۔ اور جسے ایک حد تک روس کے لوگوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے یہ ایک متعصبانہ نگاہ ہو جو اپنی کج بینی کی وجہ سے روس کو اس رنگ میں دیکھتی ہو۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ مسٹر پال ونٹرٹن ہمیشہ روس کے ساتھ ہمدردی میں مشہور رہے ہیں۔ اور اب اپنی موجودہ زیر طبع کتاب میں بھی بقول مسٹر اسٹوارٹ گیلڈر انہوں نے روسی برطانوی تعلقات کی اہمیت اور روس کے شکوک کے رفع کرنے کی طرف خاص طور پر زور دیا ہے۔ اس لئے یہ شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اُن کی رائے جانبدارانہ ہے۔

اشتراکیت کے مضرات

اشتمالیت اور اشتراکیت کی جو تصویر محض الفاظ میں عوام کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اس میں چونکہ جذباتی اپیل کا حصہ نمایاں ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ اس کے مضرات پر غور کئے بغیر اس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اُس نظام کا ہلکا سا تجزیہ بھی ہمارے سامنے اُن عواقب کو لے آتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عوام محض حکومت کے کل پرزے بن کر رہ جاتے ہیں۔ وہ روزی تو کما لیتے ہیں۔ مگر ان کی استعدادوں کی ترقی مفقود ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ سوچتے ہیں تو محض اُسی علم کے پس منظر میں جو اشتراکی نظام کی پروپیگنڈا مشین ان کے لئے تیار کرتی ہے۔ وہ مادی تعلیم کی بنا پر سائنس کی ایجادات کرلیں تو کرلیں مگر اعلےٰ دماغی رجحانات خیالات کی بلند آہنگی افکار کی رفعت اور ضمیر کی آزادی یک قلم سلب ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں انسانیت بہیمیت میں تبدیل نہ ہو جائے تو اور کیا ہو؟ پھر ظاہر بات ہے کہ جو سوویٹ نظام غیر ملکی سیاسی خیالات کو برداشت نہیں کر سکتا وہ بھلا مذہب کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ روسی مفکر خوب جانتے ہیں کہ مذہب میں کتنی قوت ہے وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایک سچا مذہب بدرجہ اولیٰ لوگوں کو سوچنے سمجھنے اور اپنے نفع ونقصان کا اندازہ کر سکنے کی اہلیت دیتا ہے۔ مگر جس نظام کا مدار اس امر پر ہو کہ لوگوں کی قوت غور وفکر کو سلب کر کے انہیں مشینوں میں تبدیل کر دیا جائے وہ بھلا مذہبی آزادی کیوں دیگا؟ پس اشتراکیت ایک دھوکا اور سراب ہے۔ جو سطحی نظر سے عوام کو جو اسلامی نظام کی خوبیوں سے آگاہ نہیں فریب دے لیتا ہے۔ اور چونکہ وہ روس کے اندرونی حالات سے واقف نہیں ہونے پاتے اس لئے وہ اس فریب میں گرفتار ہی رہتے ہیں۔ کمیونزم کے زہر کا تریاق اسلام میں ہے جو ایک طرف آزادی ضمیر بھی بخشتا ہے۔ انسان کی دماغی قوتوں اور ذہنی استعدادوں کی نشوونما بھی کرتا ہے۔ اور اقتصادی لحاظ سے غریب وامیر سب کی معیشت کا صحیح اور بے نقص انتظام بھی کرتا ہے۔ وہ انسان کو احسن تقویم پیش کرتا ہے نہ کہ

338

مکہ یا کعبہ گھومنے کا خیال سکھوں میں کیسے پیدا ہوا؟

سردار جی۔ بی سنگھ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل (صوبہ یو۔ پی) ماڈل ٹاؤن لاہور کی طرف سے ایک مضمون "مکہ کی گوشٹ" کے عنوان سے گورمکھی کے رسالہ "پنجابی ساہت" لاہور کی کئی اقساط میں شائع ہوا ہے۔ اس کی ایک قسط "الفضل" کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے شائع کی جاتی ہے۔

سردار صاحب لکھتے ہیں:۔

"مکہ پھرنے یا کعبہ گھومنے کا خیال سکھوں میں کیسے پیدا ہوا۔ صوفی فقراء کی سوانح عمریاں تلاش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ خود گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانی میں نامدیو کے لئے مندر کا گھومنا بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

ست کھیلت نیرے دیہرے آیا
بھگت کرت نامہ پکر اٹھا یا
ہینڑی ذات میری جادو رایا
چھیپے کے جنم کاہے کو آیا
لے کملی چلیو پلٹا ئے
دیہرے پاچھے بیٹھا جائے
جیوں جیوں نامہ ہرگن اچرے
بھگت جناں کو دیہرا پھرے
(راگ بھیرو نامدیو)

صرف یہی نہیں بلکہ نامدیو کی زندگی میں ایک اور واقعہ بھی مذکور ہے۔ جو اس کعبہ پھرنے والی ساکھی کی بنیاد ہے۔ نامدیو اور اس کے گورو "وسوبا کھیچر" (وسوبا کے معنے وشنو باوا۔ یا وشنو بھائی کے ہیں اور کھیچر اس کا لقب ہے) کی گوشٹ ہیں اپنی کتاب "بھگت نامدیو کا جیون چرتر" میں دی ہے۔ یہ کتاب کافی عرصہ ہوا۔ کہ تین حصوں میں خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر نے شائع کی تھی ملاحظہ ہو ٹریکٹ ۲۸۵ء، ۲۸۶ء، ۲۸۷ء اس میں مرقوم ہے کہ:۔

نامدیو نے جب کافی غور و خوض کے بعد دل میں یہ پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ مجھے کسی کو گورو دھارن کرنا چاہیئے۔ تب اس مقصد کے لئے اس نے کسی مناسب شخص کی تلاش شروع کی۔ اس نے ایک وسوبا کھیچر کا نام سنا تھا۔ نامدیو اس کو نہ جانتا تھا۔ لیکن وہ نامدیو کو جانتا تھا۔ نامدیو نے اس مہاتما کو گورو بنانے کا ارادہ کیا۔ اور اپنے گاؤں سے چل کر بارشی گاؤں میں پہنچا۔ جہاں کہ ان دنوں وسوبا رہا کرتا تھا۔ بارشی گاؤں پنڈپور سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر جانب شمال ہے۔ وسوبا کو نامدیو کے آنے کی خبر مل چکی تھی۔ اور وہ نامدیو کے خیالات سے بھی بخوبی آگاہ تھا۔ اس نے یہ کیا۔ کہ گاؤں سے باہر ایک الگ تھلگ مندر میں چلا گیا۔ اور وہاں موجود ٹھاکروں کے ٹانگیں پھیلا کر ٹھاکروں پر سو گیا۔ ادھر سے نامدیو تلاش کرتا ہوا وہاں آگیا۔ اس نے کیا دیکھا۔ کہ ایک شخص ٹھاکروں پر پاؤں رکھ کر سو رہا ہے۔ دل غصہ سے بھر گیا۔ اس کو جگایا اور کہا کہ اے بے وقوف تو اندھا ہے۔ جلد اٹھ۔ وسوبا نے جواب دیا بھائی غصہ میں کیوں آتے ہو۔ میں تھکا ہوا تھا۔ لیٹ گیا ہوں۔ آپ کا ٹھاکر میں نہ دیکھ سکا۔ جہاں ٹھاکر نہیں میرے پاؤں ادھر کر دو۔ نامدیو نے سوچا۔ کہ دیو سے کونسی جگہ خالی ہے۔ یہ دلیل نامدیو کے دل کو لگ گئی۔ وسوبا نے نامدیو کے دل کی کیفیت سمجھی ہوئی تھی۔ اور وہ جانتا تھا۔ کہ اس کے دل میں شکوک شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اب اس کے سامنے تھا۔ غصہ دور ہو گیا۔ اور فکر میں پڑ گیا۔ نیز وسوبا کے الفاظ پر غور کرنے لگا۔ اس کو معرفت کی تو پہلے سے ہی کچھ سمجھ تھی۔ پس سمجھ گیا۔ کہ یہ سیدھا سادہ آدمی کوئی معمولی شخص نہیں۔ وہ اس کے قدموں پر گر گیا۔ اور کہا کہ سوامی جی آپ کی معرفت بے حد ہے۔ آپ کا اسم مبارک کیا ہے۔ وسوبا کھیچر نے جواب دیا۔ کہ لوگ اس خاکی جسم کو "کھیچر کملا" کہتے ہیں۔

نامدیو کی تمام بانی ایک کتاب میں جمع شدہ ہے۔ جس کا نام "نامدیو گاتھا" ہے۔ اس کتاب کی بیسویں گاتھا میں یہ واقعہ مرہٹی زبان میں بیان کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا کہانی کیسی خوبصورت اور اپنی اصل شکل میں ہے۔ اس کے صحیح ہونے میں کوئی بھی شک نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ہندو سادھو جو پہلے ہی مجذوب ہے۔ ایک الگ تھلگ مندر میں جا کر لیٹ جاتا ہے۔ اور دوسرا ہندو دیکھ کر اسکو برا بھلا کہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک کافر[1] ایسے مقام پر جاتا ہے۔ جہاں اسکو جانے کی بھی اجازت نہیں۔ اور دوسرے مذہب کے سب سے بڑے اور مقدس مقام پر حاجیوں کی شکل بنا کر جاتا ہے۔ اور وہاں پر بے ادبی کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے لوگوں میں جو بہت ہی راسخ العقیدہ ہیں۔ ادھر وہ ایک کافر کو دھوکہ سے داخل ہونے کے باعث اور پھر اس سے بڑھ کر غلطی سے نہیں بلکہ عمداً توہین کا مرتکب ہوتے دیکھ کر جان سے مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ پھر یہ بھی دیکھو کہ نامدیو اور کھیچر کے واقعہ میں کوئی معجزہ نہیں۔ اور نہ کوئی کرامت ہی ہے۔ اور یہ کہانی گورو نانک صاحب سے دو سو برس قبل لکھی ہوئی تھی۔ اور مکہ کی گوشٹ لکھنے والے سے تین سو برس پیشتر۔ اس سے مقابلہ کرنے پر مکہ پھرنے کی کہانی شروع سے آخر تک کیسی بناوٹی اور جھوٹی نظر آتی ہے۔ نقل بھی کی ہے تو ایسی کہ نقل کرنے والے کی عقل پر ماتم کرنا پڑتا ہے۔

یاد رہے کہ نامدیو پنجاب میں پھرتا رہا ہے۔ اس کے نام پر ایک مندر موضع گھمان ضلع گورداسپور میں اس کی ذات برادری کے لوگوں کا بنایا ہوا موجود ہے۔ نامدیو کی ہندی زبان کی تصنیف مرہٹی الفاظ کی ملاوٹ سے (جس کو بدے کہتے ہیں) پنجاب میں عام مروج تھی۔ اور خود گورو گرنتھ صاحب میں بھی بہت سی درج کی گئی ہے۔

پس یہ کہنا پڑیگا۔ کہ مکہ کی گوشٹ لکھنے والے نے نامدیو والی کہانی سرقہ کر کے اپنی بے وقوفی سے ایک نامعقول قصہ بنا کر لکھ دیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ گھومنے یا کعبہ پھرنے کے واقعہ کی تغلیط آج سے نصف صدی پیشتر بایں الفاظ فرما دی تھی کہ:۔

"ایک جھوٹا قصہ کہ باوا صاحب جب مکہ میں گئے۔ تو جس طرف آپ پاؤں کرتے تھے۔ مکہ اسی طرف آجاتا تھا۔ کیا یہ قصہ مہا ندیو کی لوٹوں سے گنگا نکلنے سے کچھ کم ہے۔" (ست بچن صفحہ ۲۲)

خدا کے مقدس مسیح کے پیش کردہ اس نظریہ کی تائید اب سکھ صاحبان کے محقق اور ودوان خود کر رہے ہیں۔ چنانچہ سردار جی۔ بی سنگھ صاحب نے لکھا ہے:۔

"اس ساکھی میں دو تین کرامتوں کا بھی ذکر آتا ہے۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ راستہ میں بدلی نے گورو صاحب پر سایہ کیا اور دوسرے کعبہ کا رخ پھر گیا۔ اور مشرق کی بجائے شمال کی طرف ہو گیا۔ یہ ناممکن باتیں ہیں۔ اور کسی گورمکھ بھلے لوگ کے پرانے وقت میں اس بات کو گھر بیٹھے ہی تسلیم کر لینے سے یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ صوفی فقراء کے حالات پڑھتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے۔ کہ کعبہ نہ صرف وہاں ہی پیروں کے لئے گھوم جاتا تھا۔ بلکہ ان کے نزدیک بھی آجایا کرتا تھا۔ نیز ان کے استقبال کے لئے بھی کھڑا ہو جاتا تھا۔ بلکہ ان کی حج کی نیت پوری کرنے کے لئے ہندوستان میں بھی آجاتا تھا۔ لیکن کعبہ کی یہ (Visions) یا دیدار خواب میں ہوتے تھے...... اور اس بات کا ہونا ناممکنات میں سے نہیں...... یہ نہیں کہ پتھر اور اینٹوں کا خانہ کعبہ کسی کے لئے لٹو کی طرح گھوم جاتا تھا۔ یا کسی کا طواف کرتا تھا۔" (پنجابی ساہت مارچ)

سردار دیوان سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ نظریہ کی تائید مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے کہ:۔ "سکھ تاریخ میں مرد انگریزوں کے ہندوستان میں دعاؤں کے تشریف لانے اور قیامت تک یہاں حکومت کرنے کا ذکر ہی نہیں۔ بلکہ اس میں بعض ایسی گپ کی گئی ہے۔ جس پر کوئی عقلمند یقین کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مثلاً گورو نانک (صاحب) مچھلی پر سوار ہو کر ہندوستان سے عرب گئے۔ اور وہاں آپ کی کرامت سے کعبہ کا رخ پھر گیا۔" (ریاست دہلی ۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء)

عباد اللہ گیانی قادیان

---

[1] حضرت بابا نانک صاحب کفر کی حالت میں کعبہ شریف نہیں گئے تھے۔ بلکہ اسلام کی حالت میں حج کی نیت سے گئے تھے۔ یہ بات سکھ کتب سے ثابت ہے۔ (مترجم)

احیاء مجالس

مجالس خدام الاحمدیہ کی ایک تعداد ایسی ہے۔ جو ابتداء میں تو بڑے جوش و خروش سے کام کرتی رہی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد سست ہو گئی۔ اور اب تک سست چلی آتی ہے۔ قائدین مجالس اس طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ حالانکہ مجلس کی تنظیم اور کام میں باقاعدگی نہایت ضروری ہے۔ انہی مجالس میں سے مجلس خدام الاحمدیہ قصور بھی تھی۔ اب اس مجلس میں میاں جمال الدین صاحب [illegible] نے آکر اس مجلس کو بیدار کیا ہے۔ مجلس نے گذشتہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر ایک تبلیغی ٹریکٹ [illegible] کر کے تمام شہر میں تقسیم کیا۔ گو یہ کام کوئی بڑا کام نہیں۔ تاہم مجلس کی خاموشی اور سستی کو مد نظر رکھتے ہوئے اچھا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ کام کی توفیق دے۔ خاموش مجالس جلد از جلد اس طرف توجہ کریں۔ اور اس قسم کے ٹریکٹوں کے ذریعہ تبلیغ کا کام منظم طور پر شروع کریں۔ (عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان دینیات جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول

نمبر شمار	نام	نمبر	نمبر شمار	نام	نمبر	نمبر شمار	نام	نمبر
4	منیرالدین طاہر	84 (فرسٹ)	30	سید منیر احمد	46	56	عبدالعزیز	34
5	نورالدین سیالکوٹی	81 (سیکنڈ)	31	محمد مجید خان	36	57	کریم المکارم	46
6	محمد عیسیٰ	74	32	محمد نعیم	33	58	سید صفدر سجاد	33
7	سلطان محمد	44	33	عبدالرشید احمد	35	59	ناصر احمد خادم	63
8	محمود احمد بشیر	44	34	عبدالسمیع	33	60	اقبال احمد	74
9	غلام احمد چغتائی	50	35	عبدالمنان خان	45	61	منور احمد	56
10	منظور احمد	43	36	محمد اکرم مرزا	47	62	عبدالسلام	57
11	رشید احمد کھٹی	74	37	فضل الٰہی	68	63	سعید اللہ خان	62
12	محمد خورشید احمد	50	38	سورج سیف الحق باجوہ	33	64	مرزا لطف الرحمان انور	41
13	شمس الحق	41	39	عبداللطیف پراچہ	33	65	حمید احمد	50
14	منور احمد ملک	43	40	ناصرالدین	34	66	خلیل احمد چودھری	73
15	عبداللطیف	74	41	نعیم احمد	41	67	عبدالحمید قریشی	34
16	سید محمد احمد	41	42	محمد داؤد	46	68	محمد احمد حاقی	62
17	عبدالوہاب مبشر	67	43	عبدالحمید خان	42	69	سید محمد یوسف	81 (سیکنڈ)
18	محمد نورالدین احمد	73	45	ملک محمد مبارک احمد خان	33	70	محمد سعید احمد	55
19	عبدالرحمان وزیرآبادی	42	46	سعید احمد	42	71	قاضی مبارک احمد	57
20	علی محمد نجم	43	47	شفیق احمد	57	72	محمد کریم	74
21	حفیظ احمد	54	48	محمد اشرف خان	57	73	شاہ نواز	38
22	عبدالغفور	67	50	عبدالخالق	46	74	محمود احمد باجوہ	44
23	ملک بشیرالدین	43	51	عبدالحلیم لاکھا	63	75	محمد اکرم	51
24	محمد داؤد	49	52	بشیر احمد کاٹھگڑھی	44	76	سید کلیم اللہ شاہ	74
26	شریف احمد	44	53	شیخ بشیر احمد	39	78	سید اعجاز احمد	33
27	عبداللطیف ناصر	43	54	حبیب احمد	47		(عبدالمنان عمر	
28	محمد اسمٰعیل	47	55	منظور احمد	37		جائنٹ سکرٹری مجلس تعلیم)	
29	مبارک احمد خان	41						

ادیس ابابا میں سکول ماسٹروں کی فوری ضرورت

ادیس ابابا (ابی سینیا) میں دس سکول ماسٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت بی اے ہونی چاہیئے۔ تنخواہ ۳۰ پونڈ ماہوار ہوگی۔ ملازمت کا دو سال کا عہد نامہ (agreement) ہوگا۔ جس کے اختتام پر مزید دو سال کا معاہدہ کروایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ ٹیوشنیں بھی مل سکتی ہیں۔ یہ آسامیاں Pensionable نہیں ہیں۔ عہدنامہ پر کرنے سے پہلے کسی گورنمنٹ میڈیکل آفیسر کا صحت کے متعلق سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے۔ درخواست مجوزہ فارم پر کر کے بھجوانی چاہئیے جو نظارت ہذا سے خواہشمند احباب منگوا سکتے ہیں۔

خواہشمند احباب کی درخواست پر امیر جماعت کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

وی پی ضرور وصول کرلیں

جن احباب کی قیمت ختم ہے۔ ان کو وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ضرور وصول کرلیں۔ ورنہ وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ دفتر کو جو نقصان ہوگا۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ (مینیجر)

تصانیف
حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۔ مقطعات قرآنی:۔ مذہبی دنیا میں بالکل نئی کتاب۔ حروف مقطعات کے متعلق نہایت لطیف اور جدید انکشاف۔ تمام مقطعات کے معنی ایک ایک اصل کے ماتحت۔ پیرایہ بیان لطیف۔ دلائل تسلی بخش۔ قیمت مجلد ۱۰/

۲۔ بخار دل۔ حضرت میر صاحب کی نہایت پر معارف اور بے انتہا اثر انگیز مطبوعہ و غیر مطبوعہ نظموں کا مجموعہ۔ یہ نظمیں ایسی قدر دلچسپ ہیں کہ انہیں بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ

۳۔ کرمک شکر۔ حضرت میر صاحب نے اپنی اس تازہ تصنیف میں اسلامی اوامر اور نواہی کو چھوٹے چھوٹے فقروں میں ایسی خوبی سے بیان کیا ہے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی سمجھ لے۔ اپنے رنگ کی بالکل جدید کتاب ہے اور بچوں اور بچیوں کے کورس میں شامل ہونے کے قابل۔ قیمت ۴/

۴۔ جامع الاذکار۔ یہ ایک مفید اثر انگیز اور لطیف مضمون ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کس طرح کرنا چاہیئے۔ قیمت ۲/
یہ کتابیں قادیان کے تمام کتب فروشوں سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر احمدیہ دارالاشاعت قادیان

سب تعریف کرتے ہیں

جناب عبدالعلیم صاحب سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ جریا سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ کے سرمہ کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ مہربانی فرما کر تولہ تولہ والی تین شیشیاں بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور کیجیئے"۔

سب تسلیم کرتے ہیں کہ ضعف بصر۔ ککرے جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضکہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز
نور بلڈنگ۔ قادیان۔ پنجاب

چودھویں صدی میں خسروی آغاز کردند — مسلماں را ہماں اساس باز کردند

دور خسروی

احمدیت کی منظوم تاریخ

جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات نظم میں نہایت موثر اور دل آویز پیرایہ میں

مصنفہ ═══ شاعر احمدیت ═══ جناب ثاقب صاحب زیروی

کتابت و طباعت — نہایت دیدہ زیب — اور جاذب نظر

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کو دو عناصر کا خمیر عطا فرمایا ہے۔ ایک عقل و خرد کا۔ اور دوسرے جذبات و احساسات کا۔ موخرالذکر عنصر سے اپیل کرنے کے لئے منظوم کلام اپنے اندر خصوصی اثر رکھتا ہے۔ ثاقب صاحب زیروی نے جو سلسلہ کے ایک مخلص اور باہمت نوجوان ہیں۔ جو مجموعہ دور خسروی کے نام سے تیار کیا ہے۔ وہ بھی اس نوع کی ایک موثر اپیل ہے۔ جو تبلیغ و تربیت دونوں میدانوں میں یکساں کامیابی کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا نمایاں پہلو اور سوانح کے جستہ جستہ واقعات مکمل صورت میں منظوم ہو جائیں۔ تو یقیناً ایک عمدہ خدمت ہوگی۔ احباب کو اس کتاب کی اشاعت میں جسے خدام الاحمدیہ کی مجلس مرکزیہ اچھے معیار پر چھپوانے کا انتظام کر رہی ہے۔ گرم جوشی کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے"۔

کتاب نہایت محدود تعداد میں چھپ رہی ہے۔ آپ اپنے لئے ایک جلد ریزرو کروانے کے لئے جلد آرڈر بھجوا دیں۔

خاکسار: عباس احمد خان معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

339

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ۲۰ ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال ہوتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی یہی ربانی قانون ثابت ہے خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہانوں میں فلاح پا سکتا ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول یعنی ہر قوم کیلئے ایک رسول ہے (سورۃ ۱۰ آیت ۴۸) پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے (۲۳/۴۴) مگر اسلام سے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا اور صاف بتلا دیا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا دین چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ (۳/۸)

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔

اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار رہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی کے تیار کردہ

بٹن

اصلی نٹ۔ عمدہ ڈیزائن۔ پائیدار

برائے

کوٹ۔ چیسٹر۔ شیروانی

دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی

ریلوے روڈ۔ قادیان

حبّ جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں

قیمت یکصد گولیاں اڑھائی روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرمہ اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔ اس کا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم رکھتا۔ اور عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ قیمت تولہ -/۸/۲

حمیدیہ فارمیسی قادیان

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کے قلم سے

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت میں سب سے بڑے روحانی طبیب تھے اسی طرح ساری عمر آپ کی جسمانی بیماریوں کو چنگا کرنے کی طرف لگی رہی۔ طبی دنیا میں جو شہرت آپکو حاصل تھی۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ راجا سے لے کر پرجا تک سب پر آپ کا فیض جاری تھا۔ ایک طرف اگر

جموں و کشمیر کا عظیم الشان مہاراجہ

سالہا سال تک آپ کے زیر علاج رہا۔ تو دوسری طرف آپکے لئے یہ امر باعث فخر تھا کہ

عالم روحانیت کا عظیم الشان بادشاہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جب سے آپ قادیان میں ہجرت کر کے آئے وصال تک معالج رہے حضرت حکیم الامت یونانی ویدک اور انگریزی تینوں طریقوں سے علاج کرتے تھے آپ نے اپنی ساری عمر کے تیر بہدف مجربات اپنی قلم سے ایک بیاض میں قلمبند کئے۔ جسمیں ہر مرض کے بے نظیر سے بے نظیر نسخے درج ہیں۔ یہ بیاض آپ کے صاحبزادوں کے پاس ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ اسوقت سے آج تک گو آپکے بعض شاگردوں نے بعض بعض نسخے بنا کر پبلک کو دیئے۔ مگر یہ **گنجینہ** پوری طرح دنیا میں نہ آیا۔ آپ کی وفات کے ۲۶ سال بعد خدا تعالیٰ نے آپکے صاحبزادوں کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے حاذق الملک باپ کے مخفی مجربات کو اپنی نگرانی میں دیانت امانت سچائی اور توجہ سے خالص اور صحیح اجزاء سے تیار کر کے دنیا کے فائدے کیلئے پبلک میں لائیں۔ اور ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق بنیں۔

میں علی وجہ البصیرت اس امر کے اعلان کی جرات کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض کے صاحبزادگان پوری توجہ اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ

بے نظیر باپ کے بے نظیر نسخوں کو

اپنی نگرانی میں بنوا رہے ہیں۔ اسلئے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اعلان کردہ ادویہ یا جو بھی نسخہ بنوانا چاہیں وہ آرڈر دے کر بنوا سکتے ہیں۔

باقی خدمات ... حکیم الامت ... جامع ... آمین ثم آمین

چند ادبی اور علمی تحفے

۱۔ **عبرت نامہ اندلس**:۔ یورپ کے نامور مورخ پروفیسر ڈوزی کی تاریخ اندلس کا ترجمہ جو مصنف نے بیس برس کی محنت میں لکھا۔ بڑی ہی دلچسپ۔ عجیب اور عبرت انگیز کتاب ہے اندلس کی اس سے بہتر تاریخ ۲ ج تک نہیں لکھی گئی۔ قیمت ہر دو جلد ۸/عہ

۲۔ **سلطان صلاح الدین کی** اس اولوالعزم سلطان کی نہایت ہی دلچسپ سوانح عمری جس نے کمال بہادری کے ساتھ تمام یورپ کا مقابلہ کر کے بیت المقدس کو فتح کیا۔ سلطان کے عجیب و غریب کارناموں کو اس کتاب میں پڑھ کر انسان وجد میں آ جاتا ہے۔ مصنفہ لین پول مرتبہ مولوی عنایت اللہ۔ قیمت مجلد پانچ روپے

۳۔ **بہترین افسانے**۔ نہایت ہی دلچسپ۔ پرلطف۔ مزیدار تاریخی افسانے ۱۳/

۴۔ **مولانا حالی کی پانچ نظمیں**:۔ یہ مولانا کی بہترین اور نہایت مقبول عام نظمیں ہیں۔ جو بیدی نفاست کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔ قیمت ۸/ یہ کتابیں قادیان کے تمام کتب فروشوں سے مل سکتی ہیں

المشتہر **احمدیہ دار الاشاعت قادیان**

SHADEYE SERVICE

ہر قسم کی عینک۔ ہر مرض کے علاج

کے لئے ڈاکٹر بشیر احمد شاد اکلم سٹریٹ قادیان کا پتہ یاد رکھیں

حیرت انگیز چاول

ایک معمولی دانہ چاول پر پوری سورہ قل ہو اللہ لکھی ہوئی نہایت ہی عجیب حیرت انگیز اور متبرک تحفہ۔ باوجود باریک ہونے کے ننگی آنکھ سے صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ ہدیہ دو روپے۔ الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا چاول ایک روپیہ۔ فرمائش پر اردو عربی یا انگریزی ہر عبارت چاول پر لکھ کر بھیجی جا سکتی ہے۔ انگریزی میں آپ کا پورا نام چاول پر خوشخط اور دلفریب طرز پر لکھا ہوا صرف ایک روپیہ

حیرت انگیز چاول تحفہ میں دینے کے لئے بہت موزوں چیز ہے۔ پتہ۔

عبداللطیف شہید تاجر کتب قادیان

زنانہ دوائی خانہ کے مجربات خاص

لیکوریا پوڈر ۱۲/ قبض کشا گولیاں ۸/ درجن اولاد نرینہ ۵/ دافع ماہواری تکالیف فی کورس ایک روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

زنانہ دوائی خانہ

دار الفتوح قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ر دسمبر۔ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے آج ایوان امراء میں ہندوستان کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ وائسرائے نے ہندوستان پہنچنے کے بعد وہ تجاویز ہندوستانی اصحاب الرائے کے سامنے رکھ دی تھیں۔ جنہیں ملک معظم کی حکومت نے سلف گورنمنٹ کے سلسلے میں تیار کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان تجاویز کو ہندوستان میں بنظر استحسان نہیں دیکھا گیا۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ پیرس کے ادارہ تفتیش معاشیات روسیہ نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اس جنگ میں ایک کروڑ ستر لاکھ روسی ہلاک ہوئے۔ ان میں سے ستر لاکھ فوجی تھے۔ جو یا تو میدان جنگ میں مارے گئے۔ اور یا زخموں کی وجہ سے جاں بر نہ ہو سکے۔ باقی ایک کروڑ سویلین تھے۔ پچاس لاکھ سویلین تو ویسے ہی مارے گئے۔ اور باقی پچاس لاکھ جرمنوں کی قید اور نظر بندی میں سردی اور بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ ایک کروڑ پندرہ لاکھ روسی سیڈن جنگ میں مجروح ہوئی۔ ان اعداد و شمار سے پایا جاتا ہے۔ کہ روس کی جو آبادی جنگ سے پہلے تھی۔ اس کا ایک عشر جنگ میں ضائع ہو گیا۔

جافہ ۴ر دسمبر۔ جمیعۃ اعراب فلسطین کے قائد جمال الحسینی اور ان کے رفقاء کار کی رہائی کی خبر سے اعراب فلسطین میں اطمینان اور خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ مگر ان کو ابھی فلسطین میں واپس آنے کی اجازت نہیں ملی

کراچی ۴ر دسمبر۔ کراچی سے کیٹی بندر تک کو ایک سو میل لمبے علاقے میں بھونچال اور طوفانی لہر نے جو قیامت بپا کی تھی اس سے کوئی چالیس ہزار انسان خانماں ویران ہو چکے ہیں۔ چار ہزار دیہاتی مر چکے ہیں۔ اور متعدد دیہات کا اس لہر نے بالکل صفایا کر دیا ہے۔

کراچی ۴ر دسمبر۔ بذریعہ طیارہ یورپ جانے ہوئے بیگم بھوپال شہزادی ربیعہ سلطان کی معیت میں ۶ر دسمبر کو یہاں پہنچ رہی ہیں۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے روس امریکہ اور فرانس کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ آسٹریا کی اتحادی قابض افواج میں کام تخفیف کر دی جائے۔ اس تجویز کا مقصد یہ ہے۔ کہ چاروں ملکوں کی افواج کی موجودگی سے آسٹریا کی اقتصادی حالت پر جو بار پڑا ہوا ہے۔ اس کو کم کر دیا جائے۔

چن کنگ ۴ر دسمبر۔ کمیونسٹ فوجیں پی پن مکڈن ریلوے اور پی پن ہنکاؤ ریلوے کو ڈائنامیٹ سے اڑا رہی ہیں۔ مشرقی چین میں دو لاکھ کمیونسٹ فوج سانٹن کے علاقہ پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ کمیونسٹ لشکر کی تعداد پہلے ساٹھ ہزار تھی۔ مگر اب کئی ملین ہو گئی ہے۔

پٹنہ ۴ر دسمبر۔ مسٹر وجاہت حسین آئی سی ایس ڈپٹی گورنر ریزرو بنک آف انڈیا بعمر ۴۸ سال اپنے مکان واقعہ آرہ میں آج صبح وفات پا گئے۔

قاہرہ ۴ر دسمبر۔ عرب لیگ کی کونسل نے کل فیصلہ کیا۔ کہ یہودیوں کے مال اور فلسطین میں ان کے کارخانوں کی بنائی ہوئی اشیاء کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ عرب لیگ کے ہر ایک رکن سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ اس فیصلہ پر یکم جنوری سے پہلے عمل شروع کر دے۔

نیویارک ۴ر دسمبر۔ پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے جو برطانیہ کی لیبر پارٹی کے چیئرمین ہیں۔ آج ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کی لیبر گورنمنٹ اپنے امتحان میں صرف اسی وقت پوری اترے گی۔ جبکہ ہندوستان کو آزادی اور مکمل خود مختاری دینے کی نہ صرف خواہش کا اظہار کرے۔ بلکہ اس خواہش کی تکمیل کے لئے حالات بھی پیدا کرے۔

کلکتہ ۵ر دسمبر۔ کلکتہ اور نیویارک کے درمیان ایک نئی ایر سروس جاری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے آج ایک چار انجن والا ہوائی جہاز آزمائشی طور پر نیویارک سے کلکتہ روانہ ہو گیا۔

بٹاویہ ۵ر دسمبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ مونٹ بیٹن ڈچ کمانڈر فان لک اور جنرل کرسٹیسن کے درمیان آج ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں جاوا اور سماٹرا سے ڈچوں کو نکالنے کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جا رہا ہے۔

دہلی ۵ر دسمبر۔ آج صبح کیپٹن برہان الدین کا مقدمہ پھر شروع ہوا۔ وکیل صفائی نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ فوجی عدالت کو غیر برطانوی ہند کے کسی باشندے کا مقدمہ سننے کا اختیار نہیں ہے۔ اور کیپٹن برہان الدین چترال کے باشندہ ہیں۔ اس اعتراض پر رائے زنی کرتے ہوئے عدالت کے صدر نے کہا۔ عدالت کو وکیل صفائی کے اس اعتراض کی صحت پر شک ہے۔ اس بارہ میں ان لوگوں سے جنہوں نے اس عدالت کو قائم کیا ہے۔ استصواب رائے کرنے کے لئے مقدمہ ملتوی کیا جاتا ہے۔

بٹاویہ ۵ر دسمبر۔ وزیر اعظم سلطان شہریار نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مکمل آزادی سے کم کسی چیز سے مطمئن نہیں ہونگے۔ لیکن اتحادی اقوام اگر ہمارے خلاف ثالثی فیصلہ کر دینگی۔ تو ہمیں وہ تسلیم ہوگا۔

بمبئی ۴ر دسمبر۔ مسٹر جناح کے مقابلہ میں ناکام ہونے کے علاوہ جنوبی ڈویژن کے مسلم حلقے سے بھی مسٹر حسین بھائی لال جی کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔ لیگی امیدوار مسٹر احمد جعفر ۱۶۵۱ اور لال جی کو صرف ۱۸۳ ووٹ ملے۔

سنگاپور ۴ر دسمبر۔ انڈونیشیا اور ہند چینی کے بارے میں اہم فیصلے کرنے کے لئے سنگاپور میں دو اہم کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں۔

ماسکو ۴ر دسمبر۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ آرمینیا کی کیتھولک آبادی نے عظمائے ثلاثہ سے اپیل کی ہے۔ کہ جن علاقوں پر ترکی نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ واپس دلائے جائیں۔ اور انہیں سوویٹ آرمینیا سے ملحق کیا جائے۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ سرکاری حلقوں میں ایرانی پولیس کی اس رپورٹ سے سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ ایران کے دار الحکومت میں اجنبیوں کی ایک بھاری تعداد موجود ہے۔ پولیس کا بیان ہے۔ کہ طہران میں دو ہزار غیر ملکی باشندوں کو بھی ہاتھ لگانے کی پولیس کو جرأت نہیں۔ بازاروں میں دس ہزار سے زیادہ غیر ملکی موجود ہیں۔ اور خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر ان پر ہاتھ ڈالنے کا کوئی معمولی سا بھی واقعہ ہو گیا۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ سخت خون خرابہ ہو جائے۔

نئی دہلی ۴ر دسمبر۔ گھڑیوں۔ عینکوں۔ کراکری فوٹوگرافی کے سامان۔ ریڈیو۔ ٹائپ رائٹر اور سٹیشنری کی دیگر چھوٹی چھوٹی اشیاء پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔

نیویارک ۴ر دسمبر۔ ایران کی بغاوت کی تحقیقات کرنے کے لئے امریکن محکمہ خارجیہ نے تین سرکردہ سفیر طہران سے بغاوت والے علاقہ میں بھیج دیئے ہیں۔ امریکن گورنمنٹ کی کوشش ہے۔ کہ جھگڑا بڑھنے نہ پائے۔ اور کسی طرح سمجھوتہ ہو جائے۔

سدیگان ۴ر دسمبر۔ ایک اتحادی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجوں نے ناٹرانگ کے شمال مغرب میں انامی قوم پرستوں کے دفاعی مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ اور اس علاقہ سے انامیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ وزیر ہند نے کل دار العوام میں بیان دیا۔ کہ حکومت ہند کی پالیسی یہ ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے صرف انہی اشخاص کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ جن کے خلاف شدید الزامات ہیں۔

واشنگٹن ۴ر دسمبر۔ جنرل یاما شیٹا نے امریکہ کی سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ منیلا میں اس کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائے۔ بلکہ واشنگٹن میں منتقل کر دیا جائے۔

روم ۴ر دسمبر۔ سینور ڈیگاسپیری نے اٹلی میں نئی حکومت قائم کر لی ہے۔ کل رات اٹلی کی چھ پارٹیوں کی کانفرنس ہوئی۔ اور بالآخر لبرل پارٹی کا سوشلسٹوں سے سمجھوتہ ہو گیا۔

دہلی ۵ر دسمبر۔ فوجی عدالت کو وکیل صفائی کے اس اعتراض کی صحت پر شک تھا۔ کہ کیپٹن برہان الدین کا مقدمہ سننے کا اس عدالت کو اختیار نہیں ہے۔ اس اعتراض کو کنوننگ اتھارٹی کے پاس بھیج دیا۔ جس کی طرف سے یہ جواب موصول ہوا ہے۔ کہ برٹش آرمی ایکٹ کے ماتحت حکومت ہند ہر اس شخص پر مقدمہ چلا سکتی ہے۔ جو ہندوستانی فوج میں کام کرتا ہو۔ اور برطانوی ہند کی کسی ریاست کا باشندہ ہو۔ چونکہ ملزم کو برطانوی ہند کا باشندہ ہونے کی وجہ سے فوج میں بھرتی کیا گیا۔ اور کمشن دیا گیا۔ اس لئے اس کے کسی قصور پر عدالت اسے سزا بھی دے سکتی ہے۔ مزید غور کے لئے عدالت کل پر ملتوی ہو گئی۔

دہلی ۵ر دسمبر۔ مسلم لیگی امیدوار نوابزادہ لیاقت علی خاں سنٹرل اسمبلی کے انتخاب میں میرٹھ کے علاقہ سے اپنے حریف مسٹر کاظمی کے مقابلہ میں پونے دو ہزار ووٹوں کی زیادتی سے جیت گئے ہیں۔

واشنگٹن ۵ر دسمبر۔ فار ایسٹ ایڈوائزری کمشن میں شمولیت کے لئے جنرل میکارتھر ٹوکیو سے آج یہاں پہنچے۔